# صداقت اور سچائی ایک پاکیزہ خصلت اور نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین ﷺ کے خُلقِ عظیم کا حصہ ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، وَجَعَلَنَا بِهِ مُؤْمِنِينَ، وَبِمَا جَاءَ بِهِ مُصَدِّقِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ الصَّادِقُ الْأَمِينُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنِ اهْتَدَى بِهَدْيِهِمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ:** فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ تَعَالَى: (**فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ**)[1].

**رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو!** صداقت اور سچائی بہت پاکیزہ صفت اور بڑی عظیم خصلت ہے اسلام میں راست گوئی اور سچ بولنے کی بہت زیادہ فضیلت واہمیت ہے چنانچہ جب غارِ حراء میں نبی خاتَم الانبیاء والمُرسَلین ﷺ پر پہلی بار وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ اپنی زوجۂ محترمہ سیدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا کے پاس تشریف لائے، اس موقعہ پر آپ کے قلب مبارک کی حرکت بہت تیز تھی اور اس میں شدید اضطراب تھا، آپ ﷺ نے ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہَا سے فرمایا مجھے اپنی جان پر خوف

(١) آل عمران: ١٧٩.

محسوس ہورہا ہے تو انہوں نے آپ ﷺ کی ہمت بندھائی اور آپ ﷺ کو اطمئنان دلا تے ہوئے عرض کیا: آپ بالکل مطمئن رہیں ’’ بخدا‘ اللہ تعالی آپ ﷺ کو ہرگز نا کام اور رسوا نہیں کرے گا بلا شبہ آپ ہمیشہ صداقت اور سچائی کا اہتمام کر تے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں... (۱) غور فرمائیے کہ آنحضرت ﷺ کی زوجۂ محترمہ نے سب سے پہلے آپ کی راست گوئی اور صفتِ صداقت کی گواہی دی اور ظاہر ہے کہ ایک بیوی اپنے شوہر کے بارے میں سب سے زیادہ جانتی ہے اور وہی تمام لوگوں سے زیادہ اس کے حالات سے باخبر ہوتی ہے، سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کیسے نبی رحمۃٌ لِّلعٰلَمِین ﷺ کی صداقت کی گواہی نہ دیتیں اور کیونکر ایسا نہ ہوتا؟ جب کہ آپ ﷺ کی راست گوئی پر سب کا اتفاق تھا اور آپ اپنی قوم میں صادق اور امین کے لقب سے معروف تھے چنانچہ جب آپ ﷺ نے قوم کے لوگوں کو توحید ورسالت کی دعوت دینے کیلئے جمع فرمایا اور اپنی نبوت کی خبر دیتے ہوئے ان سے دریافت فرمایا: «أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟». قَالُوا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا (۲). تم لوگوں کا کیا خیال ہے اگر میں تمھیں یہ خبردوں کہ (اس پہاڑی کے پیچھے) وادی میں گھوڑ سواروں کا ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم لوگ میری اس خبر کو سچ مان لوگے؟ توسب نے یک زبان ہوکر کہا جی ہاں: ہم نے آپ کی طرف سے

---

(۱) متفق عليه.
(۲) البخاري: ٤٧٧٠.

ہمیشہ سچ ہی کا تجربہ کیا ہے یعنی ہم نے آپ کو ہمیشہ سچا ہی پایا ہے، سچائی کی اہمیت کا اس سے اندازہ لگائیے کہ روم کے بادشاہ ہِرَقْل نے نبی کریم ﷺ کی صداقت اور سچائی کے ذریعے ہی آپ کی رسالت کی حقانیت پر استدلال کیا تھا چنانچہ اس نے آپ ﷺ کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے ابوسفیان سے دریافت کیا تھا کہ کیا( دعویٔ نبوت سے قبل وہ کذب بیانی کرتے تھے جسکی بنا پر) تملوگ ان پر جھوٹ کی تہمت لگایا کرتے تھے؟ تو ابوسفیان نے جواب دیا نہیں ، یہ سنکر ہِرَقْل نے کہا: میں اچھی طرح سمجھ گیا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ وہ لوگوں کے سامنے تو جھوٹ بولنے سے پرہیز کریں اور اللہ تعالی پر جھوٹ باندھیں (۱) یعنی جب وہ لوگوں کے سامنے دروغ گوئی سے بچ رہے ہیں تو اللہ کے بارے میں کیسے جھوٹ بول سکتے ہیں؟

**صداقت اور سچائی کا اہتمام کرنے والو!** جہاں تک رسول اصدق القائلین ﷺ کے صحابۂ کرام کا تعلق ہے، تو ان لوگوں نے آپ کے ساتھ طویل عرصہ گذارا اور پوری زندگی بارگاہ نبوی سے چمٹے رہے وہ تمام حضرات آپ ﷺ کی رسالت پر یقین رکھتے تھے اور آپ کے پیغام اور خبروں کو دل سے سچ اور حق مانتے تھے چنانچہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نبی کریم ﷺ کے اِسراء اور معراج کی خبر پہونچی تو انہوں نے فوراً اس کی تصدیق کردی اور فرمایا اگر آپ ﷺ نے یہ بات بیان فرمائی ہے تو یقیناً سچ اور

---

(۱) متفق علیہ.

حق فرمائی ہے! میں تو صبح وشام آسمانی خبروں کے بارے میں بھی ان کی تصدیق کرتا رہتا ہوں[1] صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان فرماتے تو اکثر اس طرح بیان فرماتے: صادق ومصدوق ﷺ نے ارشاد فرمایا[2]. صادق کا مطلب ہے سچ بولنے والے اور مصدوق کا مطلب ہے جن کو لوگ سچا مانیں اور جن کی بات کی تصدیق کریں. یا اللہ یا کریم! ہم سب کو اپنے نبی ﷺ سے محبت کرنے والا بنادے، آپ ﷺ کے پیغام اور رسالت کی تصدیق کرنے والا بنادے اور آپ ﷺ کی سنت وطریقت کی پیروی کرنے والا بنادے

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

## الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ لِلْعَالَمِينَ رَحْمَةً، وَجَعَلَهُ لِلْمُؤْمِنِينَ أُسْوَةً. أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ.

حضراتِ سامعین ورفیقانِ گرامی قدر! بلاشبہ نبی کریم ﷺ صداقت اور سچائی کے اعلیٰ مقام فائز تھے، آپ کی نیز آپ کی رسالت کی صداقت وحقانیت پر سب سے بہتر گواہ فصاحت وبلاغت والا قرآن کریم ہے چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: (أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَى لِقَوْمٍ

---

(١) المستدرك: ٤٤٠٧.
(٢) متفق عليه.

يُؤْمِنُونَ)[1] کیا ان لوگوں کو یہ بات کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو انکو سنائی جاتی رہتی ہے بلا شبہ اس کتاب میں مؤمنین کیلئے بڑی رحمت اور نصیحت ہے، یعنی قرآن مجید، نبی اکرم ﷺ کی ذات بابرکات کی صداقت پر اور آپ کے لائے ہوئے پیغام کی حقانیت پر کافی اور شافی دلیل ہے[2] بفضل اللہ کلام اللہ اپنی حقانیت اور برکت کے ساتھ ہمارے درمیان موجود ہے جو نسل درنسل منتقل ہوتا چلا آرہا ہے جس با برکت کتاب کو حفظ کرنے اور تجوید وترتیل کے ساتھ اس کی تلاوت کرنے میں نوجوان ،بچے مرد اور خواتین ایک دوسرے پر سبقت کرنے میں لگے ہیں اور اس مقصد کیلئے مقامی اور بین الاقوامی قرآنی مسابقات منعقد ہوتے رہتے ہیں، چنانچہ: مُسَابَقَةُ الشَّيْخَة فَاطِمَة بِنْتِ مُبَارَك الدُّوَلِيَّة لِلْقُرْآنِ الْكَرِيم: بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے یہ مسابقہ اسی ماہ نومبر کی بیس سے ستائیس تاریخ تک منعقد کیا جارہا ہے جس میں چالیس ممالک سے آنیوالی خواتین حصہ لے رہی ہیں، آیئے بارگاہ رب العزت میں دعا کریں کہ اِلٰہَ العٰلمِین: اس مسابقہ کے منتظمین کی کوششوں میں خیر وبرکت عطا فرما قرآن کریم کے حفظ و تلاوت میں نیز اس کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ہماری آل اولاد کی مدد فرما اور ان کو ہر خیر و

---

(١) العنكبوت: ٥١.

(٢) تفسير ابن كثير: ١/٦٠.

نیکی کی توفیق عطا فرما کورونا وغیرہ سے ہم سب کی حفاظت کر دے اور ہمارے معاشرے اور ہمارے ملک سے نیز پوری دنیا سے اس وبا کا خاتمہ کر دے ***

وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

**اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ فَضْلَكَ وَنِعَمَكَ، وَزِدْهَا مِنْ عَطَائِكَ وَكَرَمِكَ.**

**اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيخ خَلِيفَةَ بْن زَايِد وَنَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.**

**اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايِد وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.**

**وَارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَأَجْزِلْ مَثُوبَتَهُمْ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا وَعَنِ الْعَالَمِينَ الْوَبَاءَ، وَاشْفِ الْمُصَابِينَ بِهَذَا الدَّاءِ، وَعَافِ النَّاسَ جَمِيعًا مِنْ كُلِّ دَاءٍ، يَا مُجِيبَ الدُّعَاءِ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

**عِبَادَ اللَّهِ:** اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ؛ يَذْكُرْكُمْ، وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.